هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر ۔ میاں محمد علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
ہندوستان ۔ سالانہ ۔ عام چندہ ششماہی ۔ بیرون ہند
صہ / للعہ / عہ / ۸ شلنگ
قیمت فی پرچہ ۱/ ۔ مینیجر راشد احمد خاں

تاریخہائے اشاعت ۔ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۱ اپریل کو دس بجے دن کے بسواری موٹر لاہور سے بخیریت تمام رونق افروز دارالامان ہوئے ۔ اور جمعہ پڑھایا ۔ مگر حضور کو جگر کی تکلیف سے حرارت اور کمزوری ہو گئی ۔ آج ۲۶ اپریل کو حضور کو دوران سر کی تکلیف رہی ۔ صحت کامل کیلئے احباب دعا فرماویں

آج ۲۶ ۔ اپریل حضور بسواری موٹر واپس لاہور تشریف لے گئے ۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مد ظلہا العالی کی طبیعت یوں تو بفضل خدا اچھی ہے ۔ البتہ بعض اوقات ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(۳) مولوی عبد اللہ خاں اختر جتوئی جو نظام سلسلہ کے زیر مواخذہ تھے ۔ ناظر صاحب امور عامہ اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ ان کو معاف کر دیا گیا ہے ۔

اعلان نکاح

اصغری بیگم بنت مولوی سراج الحق صاحب پٹیالوی کا خطبہ نکاح عطا کریم خاں صاحب پسر غلام محی الدین خاں ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رئیس کائستھاں ضلع ہوشیار پور سے ایک ہزار مہر پر بعد عصر مسجد مبارک میں سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے پڑھکر دعا کی ۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے ۔ آمین ۔

مُنہ کی قربانی کسی کام کی نہیں ۔ قربانی وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ہو

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

”میں جماعت کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں ۔ کہ اس کا توکل انسانوں پر نہیں ۔ بلکہ خدا پر ہونا چاہیئے ۔ اور ترقی کی بنیاد اسے امر الٰہی پر رکھنی چاہیئے ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله جب اللہ تعالےٰ کا امر حاصل ہو جائے ۔ جو قربانیوں سے ہی حاصل ہوتا ہے ۔ تو پھر ترقی کے راستہ میں کمی تعداد روک نہیں بن سکتی ۔ اسی لئے میں نے تحریک جدید میں ہر قسم کی قربانیاں رکھی ہیں ۔ مگر مجھے افسوس ہے ۔ کہ کئی لوگ کھانے پینے اور لباس کے معاملہ میں اسکی پوری طرح پابندی نہیں کرتے ۔ زیورات بنوانے کے معاملہ میں بعض عورتیں اس پر عمل کرنے میں کوتاہی کرتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ جماعت ابھی تک ان قربانیوں کو پیش نہیں کر سکی ۔ جن کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ جب انسان کے پاس ہے ہی کچھ نہیں ۔ تو وہ قربانی کیا کرے گا ۔ اگر تمہارے جسم کے اندر روح موجود ہے ۔ تو تم جان کی قربانی پیش کر سکتے ہو ۔ جب روح ہی نہیں ۔ تو جان کی قربانی کے کیا معنی ۔

اسی طرح جو شخص اقتصادی مد سے کچھ رقم پس انداز نہیں کرتا ۔ وہ مالی قربانی کس طرح کر سکے گا ۔ اور جو شخص جلد کام کرنے کا عادی نہیں ۔ وہ وقت کی قربانی کس طرح کر سکتا ہے وقت کی قربانی وہ کر سکتا ہے ۔ جو جلد کام کرنے کا عادی ہو ۔ جان کی وہی کر سکتا ہے ۔ جس کے پاس جان ہو ۔ اور مالی قربانی کر سکتا ہے ۔ جس نے محنت سے کام کیا ہو ۔ اور اقتصاد سے کچھ بچایا بھی ہو ۔ پس جب تک تحریک جدید کے سارے حصوں پر عمل نہیں ہوتا ۔ اور ہر ایک مطالبہ کو مد نظر نہیں رکھا جاتا ۔ اس وقت تک ہم ترقی کے میدان میں نہیں اتر سکتے ۔ یاد رکھو ! کہ منہ کی قربانی کسی کام کی نہیں ۔ قربانی وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ہو ۔“

پس وہ احباب جنہوں نے تحریک جدید سال پنجم کے امتحان میں اپنے آپ کو ڈالا ہوا ہے اور اپنی خوشی سے اپنے امام کے حضور اپنا وعدہ پیش کیا ہے ۔ انہیں سب سے اول یہ ضروری ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے میں ابھی سے ماحول پیدا کریں ۔ اور اپنے اخراجات میں کمی کریں ۔ اور اپنے اخراجات کی کمی سے جو بچت ہو ۔ اسے اپنے وعدے کے ادا کرنے میں صرف کریں ۔ جو احباب اپنا وعدہ کر کے ماہوار قسطیں ادا کرتے چلے جاتے ہیں ۔ وہ سال کے آخر میں آسانی کے ساتھ اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر لیتے ہیں ۔ اور تحریک جدید کی طرف سے چونکہ اجازت ہے ۔ ماہوار قسط سے وعدہ پورا کیا جا سکتا ہے ۔ اسی لئے وہ احباب جنہوں نے غیر معین وعدہ کیا ہے ۔ اور ان کا خیال ہے ۔ کہ سال کے اخیر میں ادا کر دیں گے ۔ اور ایسے لوگ ہی ہیں ۔ جو آخر میں آ کر رہ جاتے ہیں ۔ اور پھر نادم ہوتے ہیں ۔ پس ایسے احباب جنہوں نے غیر معین وعدہ کیا ہے ۔ اور ان کا خیال یہ ہے ۔ کہ سال کے اخیر میں ادا کریں گے ۔ انہیں حضور کا یہ ارشاد یاد دلایا جاتا ہے ۔ انہیں چاہیئے ۔ کہ ابھی سے جبکہ وعدوں کے پورا کرنے میں کچھ وقت ہے ۔ وہ اپنے اخراجات میں کمی کر کے جو بچت ہو ۔ اسے قسط سے ماہوار تحریک جدید میں ادا کرتے جائیں ۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ والسلام ۔

خاکسار

برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶

اخبار فاروق کا پروگرام

تجویز فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ

۲۷ر دسمبر ۳۷ء کو جلسہ سالانہ پر سب سے پہلی تحریک جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اخبارات سلسلہ کے متعلق فرمائی تھی۔ اس میں "اخبار فاروق" کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"میں نے اس دفعہ ایڈیٹر صاحب فاروق کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ "فاروق" کی طرز کو تبدیل کر دیں۔ اس ضمن میں میں نے انہیں ایک بات یہ کہی ہے۔ کہ وہ اسے "الفضل" کے ہفتہ وار ایڈیشن کی طرح بنا دیں۔ اور اس میں الفضل کے وہ ضروری ضروری مضامین درج کر دیا کریں۔ جو ہفتہ بھر الفضل میں شائع ہوتے رہیں۔ اگر تمام مضامین کو شائع نہ کر سکیں۔ تو اہم اور ضروری مضامین کا انتخاب کر کے شائع کر دیا کریں۔ دوسرے میں نے انہیں یہ کہا ہے۔ کہ وہ اس میں میرا خطبہ جمعہ شائع کیا کریں۔ تا وہ دوست جو صرف خطبہ لینا چاہیں۔ فاروق کو خرید سکیں۔

اسی طرح میں نے انہیں اور بھی بعض ہدایات دی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس طریق پر فاروق کو چلائیں گے۔ تو اسکی خریداری بہت بڑھ جائے گی۔ اور اسکی ضرورت نمایاں طور پر جماعت کے سامنے آجائے گی"۔

حضور کے اس پروگرام کے ماتحت فاروق نے ۳۸ء کا سال پوری کوشش سے پورا کیا۔ لیکن خریداری میں بوجہ اس کا پانچ روپیہ سالانہ چندہ ہونے کے کوئی اضافہ نہ ہوا۔ تو میں نے ۳۹ء کے لئے اس کا چندہ تین روپیہ سالانہ مقرر کر کے اعلان کر دیا۔ لیکن خدا کو کچھ اور منظور تھا۔ جو خدا کے مقرر کردہ اور موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زبان مبارک سے ۲۷ر دسمبر ۳۸ء کو جلسہ سالانہ پر ظاہر ہو گیا۔ کہ حضور نے "فاروق" کو **تحریک جدید کا بلیٹن** قرار دے دیا۔ چنانچہ ۲۷ر دسمبر ۳۸ء کو پہلی تقریر میں حضور نے فاروق کے متعلق مندرجہ ذیل ارشاد فرما کر فاروق کو نہایت مفید اخبار بنا دیا۔

فاروق تحریک جدید کا بلیٹن ہے

حضور نے فرمایا:-

"فاروق"

اب ایک نئے نظام کے ماتحت شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اور یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اس میں باقاعدہ میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا کرے۔ تا کہ وہ دوست جو "الفضل" خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ "فاروق" خرید کر سلسلہ کی تمام اہم خبروں اور خطبات وغیرہ سے آگاہ ہوتے رہیں۔ پہلے اسکی قیمت پانچ روپے سالانہ تھی۔ مگر اب تین روپے کر دی گئی ہے (اس کو بھی گھٹا کر حسب منشاء حضور تین کی بجائے صرف ڈھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے۔ ایڈیٹر) جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایک پرچہ ایک آنہ سے بھی کم میں مل سکتا ہے۔ کیونکہ سال کے باون ۵۲ ہفتے ہوتے ہیں۔ اور اگر باون ۵۲ پرچے سال میں شائع ہوں۔ تو فی پرچہ ایک آنہ سے بھی کم میں پڑتا ہے۔ لیکن اگر بالفرض سال میں اڑتالیس ۴۸ پرچے ہی شائع ہوں۔ تب بھی ایک پرچہ ایک آنہ میں پڑ جاتا ہے۔ (اور اب تو تین پیسے میں ہی ملتا ہے۔ ایڈیٹر) یہ کوئی زیادہ قیمت نہیں۔ پس ایک آنہ میں (نہیں بلکہ تین پیسے میں) دوستوں کو ہر ہفتے علاوہ دیگر مضامین اور خبروں کے **میرا خطبہ جمعہ** بھی اخبار "فاروق" کے ذریعہ مل جائیگا۔ جس کا پڑھنا جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔ پس وہ دوست جو اخبار "الفضل" کو خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ "فاروق" لے لیں۔ انہیں نہایت معمولی قیمت میں سلسلہ کی تمام خبروں سے اس کے ذریعہ واقفیت ہوتی رہے گی۔

"فاروق" چونکہ تحریک جدید کے بہت سے کاموں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ اس لئے میں یہ سوچ رہا ہوں۔ کہ کوشش کی جائے۔ کہ یہ اخبار اور زیادہ سستا ہو جائے۔ اور اس کے صفحات بڑھ جائیں۔ علاوہ ازیں اس کے اندر بعض اور ایسی باتیں پیدا کی جائیں۔ جو **تحریک جدید** کے لئے مفید ہوں۔ تا کہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت میں پھیل کر تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد کی اشاعت کر سکے۔ **میں انشاء اللہ تعالےٰ اس بارے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھونگا** گذشتہ ایام میں میرے دل میں یہ تحریک اٹھی تھی۔ کہ تحریک جدید کا **ایک پندرہ روزہ بلیٹن** شائع ہوا کرے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ ابھی تحریک جدید کے فنڈ پر یہ بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ اور میں نے سوچا۔ کہ جب "فاروق" اس سلسلہ میں مفید کام کر رہا ہے۔ تو کیوں نہ اسکی کچھ اصلاح کر دی جائے۔ اس کے صفحات بڑھا دیئے جائیں۔ اور اسکی قیمت بھی کم کر دی جائے۔ (چنانچہ کر دی گئی) تا کہ ایک طرف تحریک جدید کے بلیٹن کے طور پر وہ کام آسکے۔ اور دوسری طرف جماعت میں بھی زیادہ کثرت کے ساتھ پھیل سکے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر "فاروق" کے بیس پچیس صفحات ہو جائیں۔ (اشاعت بڑھ جانے پر انشاء اللہ صفحات بھی بڑھا دیئے جاویں گے۔ ایڈیٹر) اور اسکی قیمت اڑھائی روپے سالانہ ہو جائے۔ (جو ہو گئی ہے) تو اسکی اشاعت بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اشاعت کے بڑھنے سے اس کا خرچ بھی نکل سکتا ہے۔ پس دوستوں کو اخبار "فاروق" کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے"۔

(تقریر ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

ایڈیٹر:- حضور کی اس تحریک و ارشاد کی تعمیل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس کے بعد کسی دیگر شخصیت کی تحریک کی ضرورت نہیں احباب خود غور فرمائیں۔ کہ ان کو حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کے لئے کیا کسی مزید تحریک کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں۔ چنانچہ اگلے صفحہ پر حضور کی وہ تازہ سکیم جو اسی ماہ میں حضور نے فاروق کے لئے تجویز فرمائی ہے ملاحظہ فرمالیں۔

محترم عبد العزیز آفندی ادیب دمشق کی بیعت

قادیان ۲۵ر اپریل۔ آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر دمشق کے ادیب جناب عبد العزیز آفندی نے جو کچھ دنوں سے قادیان آئے ہوئے ہیں۔ بیعت کی۔ امیر المؤمنین نے عربی زبان میں ان سے بیعت لی۔ اور بعد ازاں تھوڑی دیر تک عربی میں ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

ادیب موصوف دمشق کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ ۱۹۲۵ء میں جب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کو بلاد عربیہ میں تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ تو ادیب عبد العزیز صاحب ان سے ملے۔ اور عرصہ تک باہم مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ ایک روز انہوں نے خواب دیکھا۔ کہ گویا دو سیڑھیاں ہیں ایک چھوٹی اور ایک بڑی جو مکان کی چھت تک پہنچتی ہے۔ انہوں نے اس خواب کا اسی وقت تذکرہ کیا۔ اور گذشتہ دنوں جمعیۃ الناطقین بالعربیہ قادیان کے ایک جلسہ میں جناب شاہ صاحب نے ان کے اس خواب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی سیڑھی کی طرف آنے کی دعوت دی۔

ادیب عبد العزیز آفندی کا بعض وجوہات سے لاہوری گروہ سے تعلق رہا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے ان کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت اور اخلاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

فاروق کو جماعت کے لئے سستا اور مفید ترین اخبار بنانے کیلئے نئی سکیم اور تین سو خریداروں کا عطیہ

۱۵ اپریل ماہِ رواں کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار ایڈیٹر فاروق اور مکرمی مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید کو بلاکر شرف باریابی بخشا۔ اور حضور نے "فاروق" کے لئے ایک ایسی نئی سکیم اور اس کے ساتھ تین سو خریداروں کا عطیہ تجویز فرماکر انور صاحب کو نوٹ کرائی۔ جس سے "فاروق" جماعت کے لئے ایک نہایت سستا اور ہر طرح سے مفید اخبار بن کر کثرت سے جماعت میں پھیل جائے۔ اس سکیم کو انچارج صاحب تحریک جدید نے بغرض اطلاع و تعمیل ناظم صاحب تجارت و مشن ہائے تبلیغ تحریک جدید بیرون و اندرون ہند کی خدمت میں بذریعہ چٹھی بھیجکر اسکی ایک نقل دفتر فاروق میں بھی ارسال فرمائی۔ جس کو میں نہایت شکریہ و امتنان کے ساتھ ناظرین فاروق کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از دفتر تحریکِ جدید قادیان

۲۹ صفر ۵۸ھ نمبر ۲۳۲۳ ۲۰ اپریل سنہ ۳۹ء

مکرم محترم جناب ناظم صاحب تجارت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور خاکسار کو بلاکر مندرجہ ذیل ہدایات دی ہیں۔ آپ کی خدمت میں بغرض اطلاع و تعمیل تحریر ہیں۔

(۱) آئندہ کے لئے ۳۰۰ خریدار تحریک جدید مہیا کریگی۔ اور قیمت تحریک جدید کی طرف سے ادا ہوا کریگی۔

(۲) مبلغین تحریک جدید بیرونِ ہند کو ہدایت کی جائے گی۔ کہ مہینہ میں ایک مضمون ضرور وہ مندرجہ ذیل سرخیوں کے ماتحت تحریر کرکے ارسال کیا کریں۔ اگر وہ مضمون ارسال نہ کیا کریں گے۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ انہوں نے ہمارا کوئی کام نہیں کیا۔ ہیڈنگ مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

ان ممالک کے تجارتی حالات۔ مذہبی حالات۔ اخلاقی۔ سیاسی حالات۔ علمی ترقیات۔ عقائد۔ رسومات۔ اقتصادیات۔ یہ مضمون وہاں کی اخبارات سے خلاصہ نکال کر بھی ارسال ہو سکتے ہیں۔ یہ مضامین دلائل والے نہ ہوں گے۔ بلکہ وہاں کے تازہ ترین حالات پر مشتمل ہوں گے۔ کیونکہ یہی باتیں ہمارے واسطے نئی ہونگی۔ اس ملک کے معلومات کے متعلق۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ دلائل ہم ان سے زیادہ اچھی طرح دے سکیں۔ اور مبلغین اسے مضمون کے رنگ میں ارسال کریں۔ جو اخبار فاروق میں شائع ہو سکے۔ اور ایڈیٹر صاحب فاروق ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس ملک کے سفنہ کے نام سے شائع کر دیا کریں۔

(۳) تحریک جدید کے کارکن جماعتوں میں اس اخبار کی خریداری کے لئے کوشش کریں گے۔

(۴) اشتہارات حاصل کرنے کے لئے ہم کوشش کریں گے۔ لہٰذا جملہ مبلغین تحریک جدید کو فوراً ان امور کی اطلاع بھجوا دی جائے۔ تاکہ وہ باقاعدگی سے اس کام کو جاری کر دیں۔ ایک نقل بخدمت ایڈیٹر صاحب فاروق بھی بھیجی جاتی ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن انور انچارج تحریک جدید ۲۰/۴/۳۹

نوٹ ایڈیٹر:۔ امید ہے کہ معاصر الفضل و الحکم بھی اس چٹھی کو بغرض اطلاع احباب اپنے معزز جریدوں میں نقل کرکے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فرستادہ کے انکار کی مار
اور
اہلحدیث کا اپنی حالت زار پر اقرار

ماہ رواں کی ۷ رمارچ کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہوا۔ اس کے صدر مولوی عبد القادر صاحب قصوری نے اپنا خطبہ صدارت جو چھپا ہوا تھا۔ پڑھا۔ اس خطبہ میں اہلحدیث کی موجودہ حالت کا جو اقرار کیا گیا ہے۔ وہ ناظرین فاروق کی واقفیت کے لئے باختصار درج ذیل ہے۔ یہ عبرتناک حالت محض خدا کے مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کا بدلہ ہے۔ کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری اپنے خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں:۔

(الف) "ہماری جماعت دن بدن روبہ تنزل ہے۔ اور دن بدن ہماری مساعی کمزور ہو رہی ہے۔ ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے۔" صہ

(ب) "ہم نے بزرگان اہلحدیث کے بے نظیر کام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ ان کے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کر کے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہو گئے" (صہ ۱۵)

(ج) "حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی۔ جو اہلحدیث کا طرہ امتیاز تھا۔" (صہ ۱۵)

(د) "مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اس کی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں۔۔۔ آج بد قسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں۔ کہ مختلف اسماء سے مسمی گروہ جماعت میں پیدا ہو گئے۔ اور نہ صرف بعض قیاسات اور فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے میں فخر کر رہے ہیں۔ بلکہ اچھے خاصے علماء کو بھی جماعت سے خارج شدہ ٹھہرانے کے لئے سعی کر رہے ہیں۔" صہ ۱۴

کیا ایڈیٹر اہلحدیث غور فرمائیں گے۔ کہ ان کی حالت روز بروز تنزل کی طرف کیوں جا رہی ہے۔ اور روز بروز وہ قعر مذلت میں کیوں دھنسے جا رہے ہیں؟ کیا ہم اس کی یہ وجہ قرار دینے میں حق بجانب نہیں۔ کہ اہلحدیثوں نے فرستادۂ برحق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر توجہ نہیں کی۔ بلکہ اس کی تکذیب پر کمر بستہ ہو گئے۔ تو اس کی یہ سزا ان کو اس رنگ میں مل رہی ہے۔ اور آئندہ کی خیر نہیں۔ اب یہی وقت ہے۔ کہ سنبھل جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ ؎

زمانہ نام ہے میرا تو میں تم کو تباہ دونگا۔
تمہارا نام ہی دنیا سے میں اک دن مٹا دونگا۔

احمدی تاجروں کے متعلق ضروری اعلان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایسے تاجر جو اپنی تجارتی اشیاء تھوک رنگ میں یورپ سے منگوانے اور یورپ میں بیچنے کے لئے دفتر تحریک جدید کے ساتھ پورے طور پر تعاون کرنے پر آمادہ ہوں۔ اپنے نام معہ پتہ دفتر ہذا کی طرف ارسال کر دیں۔ اگر ایسے احباب کی تعداد کافی ہوئی۔ تو تحریک جدید کی تجارتی شاخ کا ایک دفتر یورپ میں کھولنے کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اشیا کی درآمد و برآمد کا انتظام قلیل کمیشن پر احتیاط سے کیا جائے۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان۔

چیدہ خبریں

— مسولینی نے اپنے بلند حوصلہ ساتھی ہر ہٹلر کے قدم بقدم چل کر یورپ کی واحد اسلامی سلطنت البانیہ پر چھپکے سے قبضہ کر لیا۔ اور مظلوموں کی ہمدردی کے بلند بانگ دعوے کرنے والی بڑی بڑی سلطنتیں منہ دیکھتی رہ گئیں۔

— سابق شاہ کابل امان اللہ خاں اور البانیہ۔ معاصر زمیندار کے ایک نامہ نگار نے مصر سے لکھا ہے۔ البانیہ کی شکست اور اطالیہ کی بہیمانہ یلغار سے مصری حلقوں میں انتہائی اضطراب رونما ہو رہا ہے۔ مسولینی کو ایک ایسے شخص کی تلاش ہے۔ جو البانیہ میں اطالیہ کے زیر سایہ اپنی ملوکیت کو قائم کر سکے۔ اور ملک کی آبادی کو اپنے اثر و رسوخ سے اطالیہ کی طرف راغب کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس سلسلہ میں قاہرہ کے اطالوی حلقوں میں دور تک یہ خبر گشت لگا رہی ہے۔ کہ غازی امان اللہ خاں کو شاہ البانیہ بنایا جائے گا۔ چونکہ غازی امان اللہ خاں اور مسولینی کے تعلقات بہت زیادہ خوشگوار ہیں۔ اس لئے اس افواہ کو اہمیت و صداقت کی طرف لیجایا جا رہا ہے۔ قاہرہ کے ترک حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اگر غازی امان اللہ خاں کو شاہ البانیہ بنایا گیا۔ تو جمہوریہ ترکیہ کو اس تجویز پر اعتراض نہ ہو گا۔

— پیپنگ۔ شمالی چین کے بہت سے محاذوں پر زور دار جنگ جاری ہے۔ جنوبی شانسی میں اس وقت تک پانچ لڑائیاں ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ دو لڑائیاں پوٹنگفو۔ ایک میلنگ کے جنوب میں اور ایک پیپنگ کے شمال مشرق میں ہو چکی ہیں۔

— ڈبلن۔ مسٹر ڈی ولیرا نے ایک زبردست تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ قومی دفاع اور وطن کی حفاظت کے لئے آئرش باشندوں کو تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور آئرلینڈ کی دفاعی فوج میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ آئرلینڈ غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ کسی بیرونی حملہ کو برداشت نہیں کرے گا۔

— لندن ۲۴ اپریل۔ "مانچسٹر گارڈین" نے انکشاف کیا ہے۔ کہ اٹلی۔ جرمنی اور ہسپانیہ کے پانچ لاکھ سپاہی ہسپانوی مراکش۔ لیبیا۔ اور سسلی میں منتقل کئے ہیں۔ آمری طاقتوں نے یوگوسلافیہ اور بلغاریہ سے خفیہ معاہدے کئے جائیں۔ جن میں بلغاریہ اور یوگوسلافیہ کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ریاستہائے بلقان کی لوٹ سے انہیں حصہ دیا جائے گا۔ بلغاریہ کو یقین دلایا گیا۔ کہ اسے تھریس کا تمام علاقہ بخش دیا جائے گا۔

— لندن ۲۴ اپریل۔ دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے ایک طویل تقریر کی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ حکومت برطانیہ البانیہ پر اطالوی قبضہ کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ دوسری حکومتوں کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے اور بہت حد تک اس میں کامیاب ہوئی ہے۔ دفاعی فوج میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور دفاعی انتظامات مکمل ہو رہے ہیں۔

— لاہور ۲۴ اپریل۔ پنجاب اسمبلی میں گذشتہ دو روز سے حزب الاختلاف نے وزارت پارٹی کے خلاف غوغا آرائی شروع کر رکھی تھی۔ اور وزارت کے خلاف تحریکات عدم اعتماد پیش کر رکھی تھیں۔ چنانچہ ان تحریکات پر آراء شماری ہوئی۔ سب سے پہلے میاں عبد الحی وزیر تعلیم کے خلاف تحریک اعتماد پر رائے شماری ہوئی۔ تحریک کے حق میں ۵۵ ووٹ اور خلاف ۱۱۲ تھے۔ لہذا تحریک عدم اعتماد گر گئی۔ دوسری تحریک سر چھوٹو رام کے خلاف پیش ہوئی۔ اس تحریک پر رائے شماری کے وقت حزب الاختلاف کا ایک رکن ایوان سے چلا گیا۔ اور رائے شماری پر تحریک کے حق میں ۵۴ اور مخالف ۱۱۲ آراء تھیں۔ لہذا اس موقع پر بھی حزب الاختلاف کو نامرادی اور شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس کے بعد بھی حزب الاختلاف نے ہمت نہ ہاری۔ اور وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں کے خلاف تحریک پر آراء شماری کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ جب ووٹ لئے گئے۔ تو تحریک کے حق میں ۵۳ اور مخالفت میں ۱۱۲ آراء تھیں۔ پے در پے شکستوں کے بعد حزب الاختلاف کی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔ اور انہوں نے باقی کے وزراء کے خلاف تحریکات عدم اعتماد پیش کرنے کی جرأت نہ کی۔ تحریکات پر بحث کے دوران میں بعض دلچسپ فقرات استعمال کئے گئے۔ میر مقبول محمود پارلیمنٹری سکرٹری نے کہا۔ میں نے سنا تھا۔ کہ نئے وزراء کی وردیاں تیار ہو چکی ہیں۔ صرف بٹن لگنے باقی ہیں۔ سر سکندر حیات خاں ...... نے کہا۔ کہ میں نے سنا تھا۔ کہ حزب الاختلاف کے چھ سات ارکان وزیر اعظم اور بارہ کے قریب وزیر بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ مجھے ان سے دلی ہمدردی ہے۔ ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

تحریک جدید کے ماتحت زندگی وقف کرنیوالے نوجوانوں کے مستقبل پر تحریک جدید کا اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل نائب مدیر الفضل)

آج سے ہزارہا سال پہلے عرب کی سرزمین میں یہ ایک عجیب واقعہ ظہور میں آیا۔ کہ اللہ تعالے کا ایک مقدس بندہ اسکی بارگاہ میں انتہائی خلوص اور عجز کے ساتھ جھکا۔ اور اس نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہوئے عرض کیا۔ کہ اے میرے رب۔ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ تیرے نام کی بلندی اور تیرے کلمہ کے اعلاء کے لئے میری نسل میں سے تیرا کوئی بندہ پیدا ہو۔ میں بے شک بوڑھا ہوں۔ اور اپنی عمر کا کثیر حصہ گذار چکا ہوں۔ مگر تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ تو نیست سے ہست کرتا ہے۔ تو تاریکی میں سے نور نکالتا ہے۔ تو یاس میں سے آس پیدا کر دیتا ہے۔ میرے دل کا ایک ایک کونہ بھی تیری مشعل کا محتاج ہے۔ اگر تیری رحمت کا ہاتھ میری طرف بلند ہو۔ تو میں عمر بھر تیرے احسانات کا گیت گاتا رہوں گا۔ اور جب میں مر جاؤں گا۔ تو قبر میں میری ہڈیاں بھی تیرا شکر ادا کرتی رہیں گی۔ تو بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ فقیروں کا کام ہے۔ کہ تجھ سے مانگیں۔ اور شاہوں کا کام ہے۔ کہ وہ دیں۔ میں تیرے در کا بھکاری ایک کشکول گدائی لئے تیری بارگاہ میں آیا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے نام کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں۔ کہ تو مجھے اولاد دے۔ وہ اولاد جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور تیرے دین کو تقویت پہنچانے والی ہو۔

فرشتۂ غیب

آسمان سے اس دعا کے نتیجہ میں رب العالمین کی طرف سے یہ پیغام لایا۔ کہ اے میرے بندے تیری دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور دیکھ کہ میں تجھے ایک بچہ دوں گا۔ جو میرے نام کو بلند کریگا۔ اور تیرے نام کو بھی روشن کرنے کا موجب ہوگا۔ وقت بڑی تیزی کے ساتھ گذرنے لگا۔ اور آنکھیں آسمان کی طرف بیتابی سے یہ دیکھنے میں مشغول ہوئیں۔ کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ اور اس مقدس انسان کی آرزو برآئی۔ ایک لڑکا۔ خوبصورت لڑکا۔ پاک لڑکا۔ اقبال مند لڑکا۔ اس مقدس انسان کے ہاں پیدا ہوا۔ باپ نے اس بچے کا نام اسماعیل رکھا۔ اور اس کے دل کا کنول خوشی اور مسرت سے کھل گیا۔

یہ بچہ ابھی اپنی جوانی کے قریب نہیں پہنچا تھا۔ کہ باپ ایک روز حسب معمول سو کر اٹھا۔ تو اس نے اپنے

اکلوتے بچہ

کو اپنے قریب بلایا۔ اور آہستگی سے کہا۔ میرے پیارے بچے۔ میں نے ابھی ایک خواب دیکھا ہے۔ بیٹا اشتیاق بھری نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔ اور اس نے کہا۔ ابا جان۔ آپ نے کیا دیکھا۔ باپ نے کہا۔ بیٹا۔ میں کیا بتاؤں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے چھری سے ذبح کر رہا ہوں۔

سعادت مند بیٹا

باپ کا یہ خواب سن کر مسکرایا۔ اور کہنے لگا۔ ابا جان۔ پھر کیا ہوا۔ جس آقا نے میرے اندر جان ڈالی ہے۔ اگر وہی آقا میری جان کا مجھ سے مطالبہ کرتا ہے۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ اسکی ایک امانت ہے۔ جو میرے پاس ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنی امانت مجھ سے واپس لے لے۔ تو مجھے اس میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ آپ شوق سے مجھے لٹائیں۔ اور میرے گلے پر چھری چلائیں۔ اور اللہ تعالے کی راہ میں مجھے قربان کر دیں۔

باپ کی یہ گھڑیاں

امتحان کی گھڑیاں

تھیں۔ مگر نہ تو باپ کے پائے استقلال میں اضمحلال پیدا ہوا۔ اور نہ بیٹے کے ماتھے پر کوئی شکن آیا۔ دونوں اپنے رب کی رضا پر خلوص دل کے ساتھ اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے چل پڑے۔ اور ایک ویرانہ میں پہنچے۔ باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل کو لٹایا۔ چھری تیز کی۔ اور چاہا۔ کہ اسکی شاہ رگ کو کاٹ دے۔ کہ آسمان سے ندا آئی۔ اپنی چھری کو ہٹا لے۔ اے میرے بندے۔ تو امتحان میں کامیاب اترا۔ تو نے اپنے اکلوتے بیٹے کو انتہائی خوشی کے ساتھ میری راہ میں قربان کرنے پر چونکہ آمادگی کا اظہار کر دیا ہے۔ اسلئے اب میں تجھے کبھی فراموش نہیں کروں گا۔ اور تیری نسل میں اتنی برکت دوں گا۔ کہ ریت کے ذروں کو گنا جا سکے گا۔ آسمان کے ستاروں کو شمار کیا جا سکے گا۔ مگر تیری نسل کو کوئی انسان شمار نہیں کر سکے گا۔ یہ مقدس انسان

ابو الانبیاء ابراہیم

تھا۔ اور خدا تعالے کی راہ میں اپنے آپ کو مسرت و شادمانی کے ساتھ قربانی کے لئے پیش کر دینے والا اسماعیل ذبیح اللہ۔ مگر یہ امتحان یہیں تک ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور موقع پر خدا تعالے نے ابراہیمؑ کو حکم دیا۔ کہ جا اور اپنے اس بچہ کو مکہ کے بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑ آ۔ ابراہیمؑ نے ایک مشکیزہ پانی کا اور کھجوروں کی ایک تھیلی لی۔ اور

صفا و مروہ

کے قریب اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو چھوڑ دیا۔ دو چار دن کے اندر اندر پانی بھی ختم ہو گیا۔ اور کھجوریں بھی۔ اور اسماعیل جو ابھی بچہ ہی تھے۔ پیاس کی شدت میں تڑپنے لگ گئے۔ مکہ کا ریتلا میدان۔ سورج کی تپش دوپہر کی گرمی۔ پانی کا فقدان۔ اور میلوں میل تک کسی ایک متنفس کا بھی دکھائی نہ دینا ایسی چیزیں تھیں۔ جو اس چھوٹے سے قافلہ کو جس کی کل کائنات اسماعیل اور ہاجرہ تھے۔ لرزاں و ترساں کرنے کے لئے کافی تھیں۔ ہاجرہ اِدھر اُدھر دوڑیں۔ کہ شاید کہیں پانی مل جائے۔ مگر وہاں پانی کہاں۔ وہ اسی اضطراب میں کبھی صفا پر چڑھتیں۔ اور کبھی مروہ پر۔ یہاں تک کہ انہوں نے سات چکر کاٹے۔ جب ساتویں چکر کے بعد وہ پہاڑی پر کھڑی تھیں۔ اور ماں اپنے قلب میں وہ جذبات دبائے غمگین تھی۔ جنہیں پُر حساس ماں اور پُر حساس باپ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ تو آسمان سے فرشتہ کی آواز آئی۔ کہ

ہاجرہ جا اور دیکھ

کہ جہاں اسماعیل ایڑیاں رگڑ رہا تھا۔ وہاں خدا نے ایک چشمہ پھوڑ دیا ہے۔ ہاجرہ خوشی خوشی واپس لوٹیں۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ واقعہ میں زمین سے پھوٹ پھوٹ کر پانی نکل رہا ہے۔ انہوں نے چلو بھر کر اپنے بچہ کے منہ میں ڈالا۔ اور جب اسے ہوش آ گیا۔ تو اس کے ارد گرد چند پتھر رکھ دیئے۔ تاکہ پانی بہہ کر ادھر ادھر ضائع نہ ہو جائے۔

جب مکہ کی سرزمین میں یہ چشمہ پھوٹ پڑا تو ایک دن کسی راہگذر نے یہ چشمہ دیکھ لیا۔ اور اس نے بعض اور لوگوں کو خبر کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں وہاں ایک

بستی آباد ہو گئی

اور انہی میں سے ایک لڑکی کے ساتھ اسماعیل کی شادی ہو گئی۔ اور پھر اسماعیل کی نسل زمین میں اتنی کثرت کے ساتھ پھیل گئی۔ کہ کوئی شخص اسے شمار نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ ہمارے سید و آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اسی اسماعیل کی نسل میں سے ہیں۔ جنہیں خدا تعالے کی راہ میں قربان کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری سے ذبح کرنا چاہا۔ اور جنہیں اسی کے حکم کے ماتحت آپ نے ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ دیا تھا۔

اس واقعہ پر آج کئی ہزار سال گذر چکے ہیں۔ مگر آج بھی یہ واقعہ پڑھ کر دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار ان قربانی کرنے والوں کے مدارج کی بلندی کے لئے زبان سے دعا نکلتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہی عشق ہے۔ جو قوموں کو کامیاب کیا کرتا ہے۔ اور یہی عشق ہے۔ جو انسان کو زندۂ جاوید بناتا ہے۔ فلسفی نے آج تک کبھی خدا کو نہیں پایا۔ مگر عاشق خدا کی بارگاہ میں باریاب ہونے سے کبھی محروم نہیں رہا۔

منطق اور فلسفہ

کی موشگافیاں انسانی قلب کو سیاہ کرتی ہیں۔ مگر محبت کا جادو دل میں وہ نور بھر دیتا ہے۔ جو ہزاروں تاریکیوں کو لمحہ بھر میں کافور کر دیتا ہے۔ عشق ہی ہے۔ جو تلوار سے سر کٹانے پر انسان کو آمادہ کرتا ہے۔ پس عاشق کی قربانیاں دل کو موہ لینے والی چیز ہے۔ اور نہ صرف ایک نسل بلکہ آئندہ آنے والی ہر نسل عاشق صادق کی تعظیم کئے بغیر نہیں رہتی۔

آج جبکہ دنیا خدا تعالے سے منہ موڑے ہوئے ہے۔ جبکہ وہ محبوب حقیقی جس کے اندر تمام حسن اور کمالات پائے جاتے ہیں۔ لوگوں کی نگاہ میں قابل توجہ نہیں رہا۔ جبکہ محبت کا بازار سرد ہو چکا ہے۔ اور جبکہ

طور تو موجود ہے

اور طور پر ہمارا محبوب بھی جلوہ گر ہے۔ مگر اس محبوب ازلی کو دیکھنے والے کوئی نہیں۔ اس بات کی شدید ضرورت تھی۔ کہ دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا جذبہ پیدا کیا جاتا۔ قلوب کو عشق مولیٰ کی مے سے سرشار کیا جاتا۔ اور بجائے فلسفیوں کے عاشقوں کا ایک گروہ تیار کیا جاتا۔ تا دنیا میں پھر خدا تعالیٰ کی محبت کی نسیم چلے۔ اور پھر خزاں کی وجہ سے گلے سڑے پودے بہار کی ہوا لگتے ہی ہرے بھرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوجائیں۔ سو اسی مقصد عظیم کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے

وقف زندگی

کی تحریک فرمائی۔ اور تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور نے نوجوانانِ جماعت سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس نیت اور اس ارادہ کے ساتھ پیش کریں۔ کہ ہم اپنی زندگی کی ایک ایک گھڑی اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے صرف کر دیں گے۔ ہم سر سے کفن باندھ کر نکلیں گے اور تخت یا تختۂ قبول کئے بغیر واپس نہیں آئینگے۔ یا تو مر جائیں گے۔ اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دیں گے۔ اور یا دنیا کے نظام کو بدل کر۔ دنیا کے تمدن کو بدل کر۔ دنیا کی رسوم کو بدل کر۔ دنیا کے افکار کو بدل کر۔ اور دنیا کے رجحانات اور تخیلات کو بدل کر ایک

ایک نئی زمین اور نیا آسمان

بنائیں گے۔ یہ کس قدر بلند مقصد ہے۔ کتنا شاندار پروگرام ہے۔ کتنا رفیع الشان عزم ہے۔ اور کس قدر روح پرور اور دلکش سکیم ہے۔ دل اسے دیکھ کر بلیوں اچھلنے لگتا ہے۔ اور اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ واقعہ میں اگر کوئی شخص اس لائن کو اختیار کرے۔ تو وہ آئندہ آنے والے دور میں اپنا نام اسی طرح زندہ رکھ سکتا ہے۔ جس طرح اسماعیلؑ کا نام خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا۔

بہت سے خوش قسمت نوجوان اسماعیلی نمونہ اختیار کرتے ہوئے اپنی گردنیں وقف کی چھری کے آگے خم کر چکے ہیں۔ مگر بظاہر یہ چھری ہے۔ مگر باطن میں اس سے زیادہ میٹھی اور لذیذ چیز اور کوئی نہیں۔ تم شوق سے اس چھری کے آگے اپنے گلے رکھ دو۔ تو یقیناً یہ چھری تمہارا گلا نہیں کاٹے گی۔ بلکہ تمہیں

ابدی حیات

اور دائمی اعزاز کا مستحق بنا دے گی۔ آخر کونسی وہ چیز ہے۔ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے پر تیار کر دیا۔ اور کونسی وہ چیز ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ وہ چیز یہی ہے۔ کہ انہوں نے اس راز کو سمجھ لیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینا۔ جان دینا نہیں بلکہ ابدی حیات کا چھلکتا ہوا جام اپنے ہونٹوں سے لگا لینا ہے۔ یہی راز آج ہماری جماعت کے نوجوانوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اور انہیں یہ یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ احمدیت کی اشاعت اور اسلام کی ترویج کے لئے حضرت امیر المؤمنین سلسلہ کے لئے جب یہ مطالبہ فرما رہے ہیں۔ کہ اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دو۔ تو اسکی تہ میں یہی راز کام کر رہا ہے۔ کہ وہ آپ لوگوں کو اسماعیلی رتبہ تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ پھر کس قدر بد قسمت ہے وہ شخص جسے اسماعیل کا مقام حاصل ہو۔ اور وہ اس کے لینے سے انکار کر دے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس راہ میں مشکلات ہیں۔

قدم قدم پر مصائب

اپنا منہ کھولے کھڑی ہیں۔ مگر مومن ان باتوں سے نہیں ڈرا کرتا۔ اسکی نظر مادیات سے بہت بالا ہوتی ہے۔ وہ ظاہر کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ باطن کو دیکھتا ہے۔ وہ مصیبتوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ اس جنت کو دیکھتا ہے۔ جو ان مصیبتوں کی تہ میں پنہاں ہوتی ہے۔ وقفِ زندگی کا مطالبہ بھی ایسا ہی ہے۔ اس میں ایک عظیم الشان جنت پنہاں ہے۔ نہ صرف اپنی بلکہ تمام دنیا کی۔ کیونکہ جب ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ دنیا کی نجات احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو یہ احمدیت کی جنت

بغیر وقف زندگی

کی تحریک کے پیدا کس طرح ہو سکتی ہے۔ آج تک کبھی کسی نبی کی جماعت ایک ملک یا ایک مقام میں محدود رہ کر کامیاب نہیں ہوئی کامیابی ہمیشہ پھیل جانے سے ہوتی ہے۔ اگر کسی نبی کا دائرہ عمل محدود ہو۔ تو اسکی جماعت بے شک یہ عذر کر سکتی ہے۔ کہ جب ہمارا دائرہ تبلیغ ہی محدود ہے۔ تو ہم پھیل کر کہاں جائیں مگر جس نبی کی تبلیغ زمین کے تمام خطوں پر حاوی ہو۔ اور جسے

اسود و احمر

کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔ اسکی جماعت کے افراد اگر دنیا میں نہیں پھیل جاتے۔ تو یقیناً وہ ایک ناقابل تلافی جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ دنیا کی ایک کثیر آبادی کو قبول حق سے ایک طرح محروم رکھتے ہیں۔

آج جماعت احمدیہ کسی ایک قوم یا ایک ملک کو احمدیت میں داخل کرنے کے لئے کھڑی نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس نے چین اور جاپان اور سماٹرا اور جاوا اور شام اور مصر اور فلسطین اور فرانس اور اٹلی اور جرمنی اور انگلستان اور دوسرے تمام ممالک کو دائرہ اسلام میں داخل کرنا ہے۔ اب خود ہی غور کر کے دیکھ لو۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ ان تمام ممالک میں پھیل نہ جائیں۔ تو ان ممالک میں تبلیغ کس طرح ہو سکتی ہے۔ گھر بیٹھے تو آج تک کوئی جماعت کامیاب نہیں ہوئی۔ اور اگر ہم میں سے بھی بعض لوگ یہ خیال کریں۔ تو وہ مجنونانہ حرکت کے مرتکب ہونگے۔

کامیابی کا طریق یہی ہے

کہ ہماری جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ اور پھر وہ ان مقامات میں جا کر ڈیرے لگا دیں۔ جن مقامات پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں متعین کیا جائے۔ یہی وہ مطالبہ ہے۔ جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے نوجوانوں سے کیا۔ اس مطالبہ پر جن نوجوانوں نے لبیک کہا۔ یا آئندہ لبیک کہینگے ان کے مستقبل کا کیا کہنا ہے۔ مستقبل کو خوش آئند بنانے والی صرف ایک ہی ہستی ہے۔ وہ ہمارا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ مگر جب یہ واقفین زندگی اس خدا کو اپنی جان سونپ دیں گے۔ اور اسی کے نام کی بلندی کے لئے اپنے ناموں کا مٹنا گوارا کر لیں گے۔ تو کون ہے۔ جو کہہ سکے۔ کہ ہمارا خدا ان سے ہیٹا ہے۔ اگر ایک عاجز اور بے بس انسان جس کی طاقتیں محدود ہیں۔ اپنی زندگی خدا تعالےٰ کو دے دیتا ہے۔ تو کوئی احمق اور بد فطرت ہی ہوگا۔ جو یہ کہے۔ کہ خدا اس کے اعزاز کے لئے زمین و آسمان میں کوئی حرکت پیدا نہیں کرے گا۔ اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا ہے۔ تو وہ

انتہا درجہ کا گستاخ

اور بے ادب ہے۔ اور اس نے خدا تعالیٰ کی شانِ کبریائی کو قطعاً نہیں پہچانا۔ ہمارا خدا ایسا رحیم و کریم ہے۔ کہ اگر کوئی بندہ اسکی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے۔ تو وہ دو بالشت بندہ کے قریب آتا ہے۔ اگر بندہ ایک گز کے قریب بڑھتا ہے۔ تو خدا دو گز کے قریب بڑھتا ہے۔ اور اگر بندہ آہستہ آہستہ چل کر خدا تعالےٰ کی طرف جاتا ہے۔ تو خدا دوڑ کر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ ایسے خدا کے حضور اپنی زندگی صدق دل کے ساتھ وقف کر دینے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہ سکتا۔ اور اگر اس جہان میں اسکی مشیت نے کسی وجہ سے بدلہ دینا مناسب نہ سمجھا۔ تو اگلے جہان میں وہ اسے اپنے لازوال انعامات سے بہرہ ور کر دے گا۔ پس اے

برادرانِ جماعت

آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مطالبہ کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اپنی اولادوں میں سے کار آمد نوجوانوں کو خدمت احمدیت کے لئے وقف کر دیں۔ بیشک انہیں آج اس کا فائدہ دکھائی نہ دے۔ مگر جب احمدیت کی تاریخ مرتب کی جائے گی۔ تو اس میں سنہری حروف میں ان لوگوں کا نام لکھا جائیگا۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں اپنی زندگی وقف کی ہوگی۔ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر کسی نے عمر بھی پائی۔ تو سو سال زندہ رہ سکتا ہے۔ پس اگر بفرضِ محال کوئی سو سال بھی خدا تعالےٰ کے دین کے اعلاء کے لئے وقف کر دے۔ تو یہ سو سال ان کروڑ در کروڑ بلکہ لا محدود زمانہ کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ جو آئندہ جہان میں اس پر گزرنے والا ہے۔ اور جس میں وہ اپنے انہی درختوں کا پھل کھائے گا۔ جن کو اس نے اس جہان میں بویا ہوگا۔ پس

وقفِ زندگی کی تحریک

ایک نہایت ہی اہم تحریک ہے۔ اور اس کا اثر نوجوانوں کے مستقبل پر اتنا شاندار ہے۔ کہ اس کا تصور بھی آج بہت سے لوگ نہیں کر سکتے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ اس بات کا تہیہ کر لیں۔ کہ وہ اطاعت کا کامل نمونہ دکھائیں گے۔ ہمیشہ عقل اور ہوش سے کام لیں گے محنت سے اپنے مفوضہ فرض کو سر انجام دیں گے۔ اخلاص اور محبت سے کام کریں گے۔ اور اگر ان سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی۔ تو وہ اسکی سزا برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ ان پانچ امور کے بغیر کوئی وقف حقیقی وقف نہیں کہلا سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص ان

پانچ امور کو اختیار کرے

تو جس طرح کٹھالی میں پڑ کر سونا کندن بن جاتا ہے۔ اسی طرح نفسانیت کی تمام آلائشیں جل کر وہ نور ہی نور بن جائے۔ بے شک وقف ایک ایسا راہ ہے۔ جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ اگر اس راستہ پر ایک لحظہ کے لئے بھی قدم ڈگمگائے۔ تو نہ صرف اپنا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ بلکہ دوسروں کی گمراہی اور ضلالت کا بھی موجب بن سکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس پل صراط پر سے گذر کر اسماعیلی مقام انسان کو نظر آتا ہے۔ قربانیاں ہی ہیں۔ جو کسی قوم کو حقیقی جنت کا وارث بناتی ہیں۔ اور قربانیاں ہی ہیں۔ جو اپنے اندر ابدی حیات کا پیغام مضمر رکھتی ہیں۔ نادان انسان سمجھتا ہے۔ کہ وہ دانہ جو زمین میں ڈالا گیا۔ اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ وہ مٹ گیا۔ مگر عقلمند زمیندار سمجھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس دانہ نے اپنی ہستی کو کھویا نہیں۔ بلکہ کروڑوں اور دانوں کے پیدا کرنے کا موجب بن گیا ہے۔ اسی طرح کوئی

بلند عمارت

کھڑی نہیں کی جا سکتی۔ جب تک ہزاروں اینٹیں اسکی بنیادمیں وقف نہ کر دی جائیں۔ بے شک وہ اینٹیں ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ محل کی زندگی کا انحصار انہی بنیادی اینٹوں پر ہوتا ہے۔ اسی طرح وقف لذائذ دنیوی سے الگ ہو جانے کا نام ہے۔ وقف بدھ کے اس عملی اقدام کا ایک نقشہ ہے۔ جبکہ وہ اپنے بیوی بچوں کو اکیلا چھوڑ کر خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچانے اور اسکی جستجو اور تلاش میں صحرا بہ صحرا اور قریہ بہ قریہ دیوانہ وار پھرنے لگا۔ اور آخر ایک دن ایک بانس کے درخت کے نیچے اس پر قدرت کا تمام راز کھل گیا۔ اور اس نے خوشی سے اچھل کر کہا۔ کہ میں نے پا لیا۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ

بدھ آج تک زندہ ہے

بے شک اس کا جسم ہزاروں من مٹی کے نیچے دبا ہوا ہے۔ مگر اسکی روح خدا تعالیٰ کی رحمت کے ابدی ظل کے نیچے پناہ گزیں ہے۔ اور ملک الموت کی طاقت نہیں۔ کہ وہ اسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھا سکے۔ اسی طرح وقف بظاہر ایک موت ہے۔ مگر یہ موت ہزاروں زندگیاں اپنے دامن میں پوشیدہ رکھتی ہے۔ یہ بظاہر ایک آگ ہے۔ مگر اے ابراہیم ثانی کے دامن سے وابستگی اختیار کرنے والو۔ اس آگ کے نیچے گلزار ہے۔ تم اس مقدس انسان کے پیرو ہو۔ جسے خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے۔ کہ "آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔" پھر تمہیں اس آگ میں کودنے سے کونسی چیز مانع ہے۔ دنیا اس وقت

دہریت میں مبتلا

ہے۔ وہ لامذہبیت کے دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس کے روحانی اعضاء بالکل مفلوج ہو چکے ہیں۔ اور اگر صحیح معنوں میں کہا جائے۔ تو یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ کہ دنیا اس وقت مُردوں کا مسکن بن چکی ہے۔ جس طرح قیامت کے روز خدا تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے کے لئے صورِ اسرافیل پھونکے گا۔ اسی طرح اس نے ان روحانی مردوں کے احیاء کے لئے ایک صور پھونکا ہے۔ اور وہ صُور

خدا کا مسیح موعودؑ

اور جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر نبی کی بعثت کو قیامت صغریٰ قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا اس کے ہاتھ پر اسی طرح زندہ کی جاتی ہے۔ جس طرح قیامت کبریٰ کے روز ہر شخص اپنی اپنی قبر سے اُٹھ کر اپنے خدا کے حضور کھڑا ہو جائیگا۔ ایسے نازک دور میں جبکہ لوگ العطش العطش پکار رہے ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین نوجوانانِ جماعت کو آواز دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ

اے نوجوانو خدا کا موعود خلیفہ تمہیں بُلاتا ہے

آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے انصار کے کانوں میں جب خدا کے رسول کی یہ آواز پڑی تھی۔ کہ اے انصار خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ تو وہ دوڑتے ہوئے چند منٹ کے اندر اندر آپ کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو اپنے پورے زور سے موڑا۔ اور اگر وہ مُڑ نہ سکیں۔ تو تلواروں سے ان کی گردنوں کو کاٹ ڈالا۔ اور پیادہ پا دوڑ کر خدا کے رسول کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ یہ انصار کا نمونہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔ آج جبکہ حضرت امیر المؤمنین نوجوانانِ جماعت کو بلا رہے ہیں۔ اور یہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ اے نوجوانو خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرو۔ تو کس قدر بد قسمت ہاں بہت ہی بد قسمت ہے جو اس موعود خلیفہ کی آواز کو نہیں سنتا۔ اور مادی دنیا کے آرام و آسائش کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دیتا ہے۔ یقیناً یہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کے منافی ہے۔ اور یقیناً نجات اسی میں ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کی ایک ایک گھڑی خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء اور اس کے نام کی بلندی کے لئے وقف کر دے۔

فاروق کا تحریک جدید نمبر

خدا کے فضل سے فاروق کا یہ خاص نمبر نہایت مفید اور مقبول ہوا ہے۔ اب اسکی چند کاپیاں باقی ہیں۔ اس نمبر میں تحریک جدید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مواد جمع کر دیا ہے۔ دوست اسکو صرف سوا دو آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے ایک کاپی منگوا کر اپنے پاس رکھیں۔ یہ نہایت ضروری پرچہ ہے۔

(مینیجر فاروق)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات

سلسلہ احمدیہ کے مرکز قادیان دار الامان سے اس وقت مندرجہ ذیل ۷ اخبار و رسالے شائع ہوتے ہیں۔

(۱) الفضل روزانہ صدر انجمن احمدیہ کا اخبار ہے۔ جس کا سالانہ چندہ پندرہ روپیہ ہے۔

(۲) ریویو آف ریلیجنز۔ اردو بھی صدر انجمن احمدیہ کا ماہوار رسالہ ہے۔ اس کا سالانہ چندہ تین روپے ہے۔

(۳) مصباح بھی صدر انجمن احمدیہ کا زنانہ رسالہ ہے۔ جو پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے۔ جس کا چندہ سالانہ ڈھائی روپیہ ہے۔

(۴) اس کے علاوہ ریویو انگریزی بھی صدر انجمن احمدیہ کا ماہوار رسالہ ہے۔

(۵) الحکم جو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا ہفتہ وار اخبار ہے۔ اس کا چندہ سالانہ پانچ روپیہ ہے۔

(۶) نور۔ شیخ محمد یوسف صاحب کا پندرہ روزہ اخبار ہے۔ جس کا سالانہ چندہ تین روپیہ ہے

(۷) الفضل کا ایک پرچہ خطبہ نمبر ہفتہ وار یا جب خطبہ شائع ہو۔ نکلتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ چار روپیہ تھا۔

(۸) فاروق جو سال رواں ۳۹ء سے تحریک جدید کا اخبار ہو گیا ہے۔ یہ ہر مہینے میں چار بار نکلتا ہے۔ اس میں خطبہ جمعہ کے علاوہ تحریک جدید کے کارنامے۔ روز افزوں ترقیات غیر ممالک میں جو تحریک جدید کی طرف سے مجاہدین تبلیغ کے لئے گئے ہیں۔ ان کی تبلیغی رپورٹیں اور دیگر اہم ضروری مضامین شائع ہوتے ہیں۔ باوجود ان سب خوبیوں کے اس کا چندہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حسب منشاء و ارشاد صرف ڈھائی روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے۔

فاروق کے متعلق حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد عالی

جلسہ سالانہ دسمبر ۳۸ء پر حضور نے "فاروق" کے متعلق جو تحریک تیس ہزار سے زائد مجمع احباب میں فرمائی۔ وہ احباب نے سنی تھی۔ حضور نے یہ فرمایا تھا۔ کہ

(۱) "فاروق" اب ایک نئے نظام کے ماتحت شائع ہونا شروع ہوا ہے۔" یہ نیا نظام خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمایا تھا۔ جو حضور کے الفاظ میں یہ تھا۔ کہ

(۲) "فاروق ہی باقاعدہ میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا کرے۔ تاکہ وہ دوست جو "الفضل" (روزانہ جس کا چندہ پندرہ روپیہ اور خطبہ نمبر کا چار روپیہ سالانہ ہے۔ ایڈیٹر) خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ فاروق خرید کر سلسلہ کی تمام اہم خبروں اور خطبات وغیرہ سے آگاہ ہوتے رہیں۔ پہلے اسکی قیمت پانچ روپیہ سالانہ تھی۔ اب تین روپیہ کر دی گئی ہے۔"

ایڈیٹر۔ جلسہ سالانہ دسمبر ۳۷ء پر حضور نے احباب کو یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"میں نے (یعنی حضرت امیر المؤمنین نے) فاروق کے متعلق ایک تجویز کی ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب فاروق کو کہا ہے۔ کہ وہ فاروق میں یہ تبدیلی کریں۔ کہ (الف) روزانہ الفضل کے ہفتہ بھر کے ضروری مضامین اس میں درج کریں۔ (ب) فاروق میں خطبہ جمعہ (فرمودہ امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ) بھی شائع کیا کریں (ج) اس کا سائز بھی الفضل کے برابر ہو۔ تو یہ اخبار سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت میں نے ۳۸ء سے فاروق کو حسب ہدایت حضور شائع کرنا شروع کیا۔ اور خدا کے فضل سے وہ باقاعدہ اپنی مقررہ تاریخوں پر اس پروگرام کے مطابق نکلتا رہا لیکن بوجہ تبدیلی سائز وغیرہ اس کے اخراجات لازماً بڑھنے تھے۔ اسواسطے میں نے اس کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ مقرر کیا۔ جو تجربہ سے ثابت ہوا۔ کہ حضور کے منشاء کے مطابق نہ تھا۔ کیونکہ حضور چاہتے تھے۔ کہ جماعت کو ایک سستا اخبار ایسا مل جائے۔ جو ہر ایک احمدی اسکو خرید کر سلسلہ کے حالات اور مرکز کی اہم خبروں اور حضور کے خطبات جمعہ سے واقف ہوتا رہے۔ مگر پانچ روپیہ سالانہ چندہ کرنے سے ہر ایک احمدی فاروق کو نہ خرید سکا۔ جبکہ الفضل کے خطبہ نمبر کے جس کا سالانہ چندہ چار روپیہ تھا۔ چار پانچ سو سے زیادہ خریدار نہ ہوئے۔ تو فاروق کو پانچ روپیہ پر خریدنے والے لازماً اس سے بھی کم ہونے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ فاروق کی خریداری صرف تین سو تک پہنچکر آخر سال میں ۲۳۲ تک رہ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو میں نے تحریک جدید کے اصول کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کہ ہر ایک طرح سے جماعت کو سہولت دی جائے۔ ۱۹۳۹ء سے فاروق کا چندہ تین روپیہ سالانہ مقرر کرکے اس کا اعلان کر دیا۔ لیکن یہ بھی حضور کے اصلی منشاء سے کسی قدر زیادہ تھا۔ کیونکہ حضور تو اتنا سستا اخبار چاہتے تھے۔ کہ جس کی خریداری جماعت کے ہر فرد کو آسان ہو۔ آخر حضور نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو جلسہ پر جو پہلی تقریر اخبارات کے متعلق فرمائی۔ اس میں نہایت وضاحت سے اپنے خیال مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فاروق کے متعلق مندرجہ ذیل اس نئی تجویز کا حضور نے اظہار فرمایا۔ کہ " فاروق چونکہ تحریک جدید کے بہت سے کاموں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے اس لئے میں یہ سوچ رہا ہوں۔ کہ کوشش کی جائے۔ کہ یہ اخبار اور زیادہ سستا ہو جائے۔ اور اس کے اندر بعض ایسی باتیں پیدا کی جائیں۔ جو تحریک جدید کے لئے مفید ہوں۔ تاکہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ ساری جماعت میں پھیل کر (علاوہ خطبہ جمعہ کے) تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد کی اشاعت کر سکے۔"

اور حضور نے وعدہ فرمایا۔ کہ

"میں انشاء اللہ اس بارے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھوں گا۔"

نیز اس تحریک کا جو قبل ازیں حضور کے خیال مبارک میں فاروق کے متعلق پیدا ہوئی تھی۔ ان الفاظ میں ذکر فرمایا۔ کہ

"گذشتہ ایام میں میرے دل میں یہ تحریک اٹھی تھی۔ کہ تحریک جدید کا ایک پندرہ روزہ بلیٹن شائع ہوا کرے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ ابھی تحریک جدید کے فنڈ پر یہ بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ اور میں نے سوچا۔ کہ جب "فاروق" اس سلسلہ میں مفید کام کر رہا ہے۔ تو کیوں نہ اسکی کچھ اصلاح کر دی جائے۔ اور اسکی قیمت بھی کم کر دی جائے۔ تاکہ ایک طرف تحریک جدید کے بلیٹن کے طور پر وہ کام آسکے۔ اور دوسری طرف جماعت میں بھی زیادہ کثرت کے ساتھ پھیل سکے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر "فاروق" کے بیس پچیس صفحات ہو جائیں۔ (جو انشاء اللہ اشاعت بڑھ جانے پر ہو جائیں گے۔ ایڈیٹر) اور اسکی قیمت اڑھائی روپے سالانہ ہو جائے۔ تو اسکی اشاعت بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اشاعت کے بڑھنے سے اس کا خرچ بھی نکل سکتا ہے۔ پس دوستوں

کو اخبار فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل سکے۔" (تقریر حضرت امیرالمؤمنین)

حضور کی اس نئی تحریک اور دلی منشاء کو معلوم کرتے ہی مجھے خدا تعالےٰ نے توفیق بخشی۔ کہ میں نے فوراً ہی فاروق کا چندہ نہایت شرح صدر اور اطمینان قلب سے ڈھائی روپیہ سالانہ ہی کر دیا۔ اور یقین کر لیا۔ کہ جو برکت خدا کے مقرر کردہ خلیفہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد فرمودہ ڈھائی روپیہ سالانہ میں ہو سکتی ہے۔ وہ نہ پانچ روپیہ میں ہو گی۔ نہ تین روپیہ سالانہ سے ہو گی۔ اب ظاہر ہے۔ کہ میں نے ڈھائی روپیہ چندہ کا اعلان کسی دوسرے اخبار کو نقصان پہنچانے کی نیت سے نہیں کیا تھا۔ بلکہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کی تعمیل میں کیا تھا۔ اور اس یقین کے ساتھ کیا تھا۔ کہ فاروق کی اسی میں برکت ہے۔ اور خدا ایسا ہی کرے گا۔ کہ یہ پرچہ جماعت میں حضرت امیرالمؤمنین کے منشاء کے مطابق کثرت سے پھیل جائے گا۔ اور ضرور پھیل کر رہے گا۔ کیونکہ سیدنا فضل عمر اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"میں سوچ رہا ہوں۔ کہ کوشش کی جائے کہ فاروق اور زیادہ سستا ہو جائے۔ اور اس میں ایسی باتیں پیدا کی جائیں۔ جو تحریک جدید کے لئے مفید ہوں۔ تاکہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت میں پھیل کر تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کر سکے۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ اس بارے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھونگا۔"

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میں نے حضور کے منشاء کے مطابق فوراً ہی فاروق کا چندہ بجائے پانچ روپیہ سالانہ کے ڈھائی روپیہ کر کے جماعت کے لئے ایک سستا اخبار بہم پہنچا دیا۔ جس میں حضور کا خطبہ جمعہ بھی شائع ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ تحریک جدید کے تمام حالات و ترقیات و اغراض و مقاصد کی اشاعت اور بیرون ہند کی تبلیغی رپورٹیں اور دیگر اہم خبریں و مضامین ہوتے ہیں۔ پس جس حال میں کہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذات خود اس کے لئے اپنی

کوششوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ تو پھر سے

چہ غم فاروق را حضرت کہ شد محمود پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر ایں را کہ شد محمود کشتی بان

پھر حضور نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ فاروق میں ایسی باتیں پیدا کی جائیں۔ جو تحریک جدید کے لئے مفید ہوں۔ تو اس کے لئے بھی ۱۵ اپریل ماہ رواں کو خاکسار ایڈیٹر فاروق اور انچارج صاحب تحریک جدید کو بلا کر ایسی ہدایات دیں۔ جس سے فاروق مفید ترین اخبار جماعت کے لئے بن جاوے۔

فاروق کے لئے امیرالمؤمنین کی مفید ہدایتیں

حضور نے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید کو مخاطب فرما کر جو ہدایتیں فرمائیں۔ ان کو انور صاحب نے ۲۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو دفتر تحریک جدید کی طرف سے تحریک جدید کے ناظم صاحب تجارت و تبلیغ بیرون ہند کو برائے تعمیل ارسال کرکے اسکی ایک نقل مجھے بھی بھجوائی۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

نقل چٹھی آمدہ از دفتر تحریک جدید بنام ناظم صاحب تجارت تحریک جدید قادیان

مکرم محترم جناب ناظم صاحب تجارت

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور خاکسار کو بلا کر مندرجہ ذیل ہدایات دی ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں بغرض اطلاع و تعمیل تحریر ہیں۔

(۱) آئندہ کے لئے تین سَو خریدار (فاروق کے لئے) تحریک جدید مہیا کرے گی۔ اور قیمت تحریک جدید کی طرف سے ادا ہوا کرے گی۔

(۲) مبلغین تحریک جدید بیرون ہند کو ہدایت کی جائے۔ کہ ہر مہینے وہ ایک مضمون ضرور مندرجہ ذیل سرخیوں کے ماتحت تحریر کرکے ارسال کیا کریں۔ اگر وہ مضمون ارسال نہ کریں گے۔ تو ہم سمجھینگے۔ کہ انہوں نے ہمارا کوئی کام نہیں کیا۔

ہیڈنگ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

ان ممالک کی تجارتی حالت۔ مذہبی حالات اخلاقی حالات۔ سیاسی حالات۔ علمی ترقیات عقائد۔ رسومات۔ اقتصادیات۔ یہ مضمون وہاں کے اخبارات سے خلاصہ نکال کر بھی ارسال ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی باتیں ہمارے واسطے نئی ہونگی اس ملک کے معلومات کے متعلق۔ اور مبلغین اسے مضمون کے رنگ میں ارسال کریں۔ جو اخبار فاروق میں شائع ہو سکے۔ اور ایڈیٹر صاحب فاروق ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس ملک کے ہفتہ کے نام سے شائع کر دیا کریں۔

(۳) تحریک جدید کے کارکن جماعتوں میں اس اخبار (فاروق) کی خریداری کی کوشش کریں۔

(۴) اشتہارات حاصل کرنے کے لئے ہم کوشش کریں گے۔

لہٰذا جملہ مبلغین تحریک جدید کو فوراً ان امور کی اطلاع بھجوا دی جاوے۔ تاکہ وہ باقاعدگی سے اس کام کو جاری کر دیں۔

عبدالرحمٰن انور انچارج تحریک جدید ۲۰ اپریل ۱۹۳۹ء

احباب سے میری گذارش

ناظرین فاروق غور فرمالیں۔ کہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کو کس حد تک افرادِ جماعت کی علمی ترقی کا خیال ہے۔ اور حضور کی دلی خواہش ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد تمام دنیا کے حالات سے واقف ہو جائے۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں تمام دنیا کے حالات سے واقف ہونے کا ذریعہ سوائے اخبار کے دوسرا کوئی نہیں۔ اب اگر اخبار اتنا گراں ہو۔ کہ ہر حیثیت کا آدمی اسکو نہ خرید سکے۔ تو لازمی طور پر وہ معذور رہ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے کارناموں اور روز افزوں ترقیات سے ناواقف رہے گا۔

اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ سکیم بتائی۔ کہ ایک نہایت ہی سستا اخبار مرکز سے شائع ہو۔ جس کو ہر لکھا پڑھا احمدی نہایت آسانی سے خرید کر مرکز کے تمام حالات سے آگاہی حاصل کرتا رہے اور اس تجویز کے مطابق حضور نے "فاروق" کو **تحریک جدید کا اخبار** قرار دے کر اس کا اتنا قلیل چندہ مقرر کر دیا۔ کہ کسی کو خریدنے میں مشکل نہ ہو۔ اور "فاروق" میں وہ سب ضروری باتیں شائع ہوتی رہیں۔ جن سے ہر احمدی کو واقف ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق حضور نے وہ ہدایات دیں۔ جو قوم کے لئے ضروری ہیں۔ اور فاروق کو مفید ترین اخبار جماعت کے لئے بنانے کا ارادہ فرمایا۔ اب فاروق سے زیادہ سستا اور کم قیمت کا ایسا کوئی اخبار جسکی ڈھائی روپیہ قیمت ہو۔ اور مندرجہ ذیل خوبیاں اس میں جمع ہوں آپ کو نہیں ملے گا۔

(۱) فاروق میں باقاعدہ خطبہ جمعہ حضرت صاحب کا شائع ہوتا ہے۔

(۲)، فاروق میں مرکز کی اہم اور ضروری خبریں لکھی جاتی ہیں۔

(۳)، فاروق میں تحریک جدید کے کاموں کی اطلاع اور اس کے مقاصد کی اشاعت ہوتی ہے۔

(۴)، فاروق میں بیرون ہند غیر ممالک میں تحریک جدید

بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صلا کالم ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال تمام اور احباب و عہدہ داران کی ذمہ داری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنیکا موقع

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۳۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ان چند دنوں میں احباب کو بقایا جات کے وصول کرنے اور بجٹ پورا کرنے میں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ ذی اثر احباب کے ذریعہ یا وفود کے ذریعہ۔ غرض جس طریق سے بقایا دار دوستوں پر اثر ڈالا جا سکتا ہو۔ اس کو کام میں لا کر اپنی کوشش کا عملی ثبوت دیا جائے۔ تا کہ جماعت کا بجٹ سال تمام تک پورا ہو جاوے سال حال کے ختم ہونے پر بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور برائے دعا پیش کئے جاویں گے۔ پس احباب و عہدہ داران کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اس کے حصول کے مستحق ثابت ہوں۔

(ناظر بیت المال)

تمدن اسلام

مندرجہ عنوان نام سے ایک نہایت ہی مفید اور کار آمد رسالہ زیر نگرانی حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید۔ احادیث۔ تاریخ اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کارکن نظارت تالیف و تصنیف قادیان نے تالیف کر کے شائع کیا ہے جس سے ایک حد تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس منشاء کو جو تحریک جدید کے دوسرے دور میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ دنیا میں اسلامی معاشرت اور تمدن کو قائم کیا جائے۔ پورا کرنے والا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے یہ کتاب اسلامی تمدن و معاشرت کو اپنے گھروں میں قائم کرنے کے لئے اچھا کام دے گی۔ یہ رسالہ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے بقیمت ۳ر منگا کر احباب اس سے مستفید ہوں۔

وصیت ۵۳۵۸ ۔ منکہ محمد انور حسین ولد چودھری حسین بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر تقریباً ۲۱ سال ساکن چمیاری ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:۔

(۱) موضع چمیاری میں دو صد گھماؤں کے قریب زمین ہے۔ جسکی قیمت اندازاً پچاس ہزار ہے۔ اور دو مکان اور چھ دوکانیں ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً سات ہزار ہوگی۔

(۲) راہوں و بھارئیہ خورد ضلع جالندھر میں تقریباً ڈیڑھ صد گھماؤں کے قریب زمین ہوگی۔ جس کی قیمت اندازاً چالیس ہزار ہوگی۔ اور ایک مکان پختہ جس کی قیمت اندازاً پانچ ہزار ہوگی۔

(۳) چک ۲۳۹ تحصیل جڑانوالہ میں سوا دو مربعہ ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً بیس ہزار ہوگی۔ ایک مکان ہے۔ جس کی قیمت اندازاً پانچ صد روپیہ ہوگی۔

(۴) چک ۲/۷ ضلع منٹگمری میں نصف مربعہ زمین ہے۔ جس کی قیمت ساڑھے تین ہزار ہے۔ اس جائیداد کی قیمت اندازاً /۱۰۶۰۰۰ کے قریب ہے۔ لیکن میرا گذارہ فی الحال صرف اس جائیداد پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ محمد انور حسین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
گواہ شد:۔ غلام مصطفےٰ سول ہسپتال امرت سر۔ گواہ شد:۔ محمد شریف وکیل منٹگمری۔ چمیاری۔

اعلان نکاح

مسمات نور بیگم صاحبہ دختر بابو قائم دین صاحب سکنہ چک میرہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح چودھری محمد اسماعیل ولد چودھری نبی احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ رائے پور تحصیل پسرور سے دو سو روپیہ مہر پر حافظ صدر دین صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ رائے پور ۹ ۱۱/۳۸ کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اسکو بابرکت کرے آمین۔

توسیع اشاعت فاروق کی ماہواری رپورٹ

قبل ازیں ۴ ار فروری اور ۷ رمارچ ۳۹ء کے فاروق میں نئے خریداران کی تعداد ۴۲۸ شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد آج ۲۷ راپریل تک ۱۲۲ جدید خریدار ہوئے۔ (اور ۲۰۰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائے۔ جملہ ۴۲۲ نئے خریدار ملا کر ۷۰۶ ہوئے اور سابقہ پرانے خریدار ۲۰۵ تھے۔ اور ۶۳ خریدار لوکل سب ملا کر ۲۸ راپریل ۳۹ء تک خدا کے فضل سے ۹۷۴ فاروق کے خریدار ہو گئے۔ ۴۲۲ جواب خریدار ہوئے ہیں ان میں سے ۶۶ براہ راست اور باقی بہ تفصیل ذیل عطا ر الٰہی ہیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ - تین سو۔ مکرم چودھری فتح محمد صاحب بٹالوی راولپنڈی ۔ ۹ - مکرم احمد جان صاحب گنج ۳ - مکرم چودھری عبد اللہ خاں صاحب بی۔ اے جمشید پور ۴ - مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور ۴ - مکرم سید ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین ۳ - مکرم مولوی خلیل الرحمن صاحب فاضل پشاور ۳ - مکرم ایم کریم خاں صاحب شوگر ۲ مکرم ملک احمد خاں صاحب دار الصناعت قادیان ۲ - مکرم عارف محمد صاحب ۱ - مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر ۱ - مکرم سید بشیر احمد صاحب کوٹڑی سندھ مزید ۱ - مکرم شیخ غلام حیدر صاحب لاہور ۱ - مکرم شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان ۱ - مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح ۱ - مکرم مولوی محمد الدین صاحب تہال مزید ۲ - مکرمی محمد حسن صاحب کارکن بیت المال ۲ - مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امام الصلوٰۃ ۱ - مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل ۔ ۱ - مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب پشاور ۱ - مکرم حاجی غلام احمد صاحب کریام ۱ - مکرم خاں صاحب رشید احمد خاں ۶ - مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل مبلغ ۱ - مکرم محمد منیر احمد صاحب مغل پورہ ۳ - مکرم چودھری نصیر الدین صاحب میرپور خاص ۱ - مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب بھاکا بھٹیاں ۱ - مکرم حکیم عطا محمد صاحب قادیان ۱ -

اللہ تعالیٰ ان محسن مربیان کو اپنے فضل سے دین و دنیا کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرمائے میں نہایت صدق دل سے سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دیگر احباب کو جنہوں نے اب تک اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بھی فاروق کے لئے پوری جد و جہد کر کے جدید خریدار عطا فرماویں۔ تاکہ فاروق کی اشاعت حسب منشاء حضرت صاحب کثیر ہو کر ان کو ثواب حاصل ہو۔ اگر موجودہ خریداران ایک ایک خریدار بھی فاروق کے واسطے پیدا کر دیں۔ تو اس وقت اسکی اشاعت ڈیڑھ ہزار ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو اس کا احساس ہو۔ آمین۔

خوشخبریاں

(۱)

فاروق میں سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی روزانہ ڈائری شائع کرنے کا بھی خدا کے فضل سے میں نے انتظام کیا ہے۔ احباب انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب فاروق کے صفحات میں حضور کی روزانہ ڈائری سے بھی مستفید ہوا کریں گے

(۲)

فاروق میں خدا کے فضل سے فتاوی احمدیہ بھی شائع ہوتے رہینگے۔ جن کو میں نے محکمہ دار الافتاء قادیان سے حاصل کر لیا ہے۔

(۳)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان اہم فیصلہ جات مقدمات کی جو کہ قابل دست اندازی پولیس یا حکومت وقت نہیں ہیں۔ اور افراد جماعت برضا مندی خود بذریعہ محکمہ قضا کراتے ہیں۔ پھر آخری فیصلہ دربار خلافت سے ہوتا ہے۔ فاروق میں شائع کرنے کی اجازت ناظم صاحب محکمہ قضاء سے لے لی ہے۔ جو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً وہ بھی ناظرین فاروق کے سامنے آتے رہیں گے۔ جس سے قضاء اور جماعت کو عظیم الشان فائدہ پہنچیگا۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مشن ہائے بیرونِ ہند کی تبلیغی رپورٹ

روم مشن

مولوی محمد الدین صاحب رپورٹ محررہ ۱۳ اپریل میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر ۱۱ اپریل بروز منگل روم پہنچ گئے ہیں۔ کوارنیٹین جھگڑہ پیش آگیا۔ جس کی وجہ سے کافی وقت ضائع ہؤا۔ میری وساطت سے ایک مدنی شخص جماعت میں داخل ہؤا۔ یہ خالص عربی النسل ہیں۔ اور اپنے قبیلہ کے ممتاز لوگوں میں سے ہیں۔ ایک قابل تاجر ہیں۔ ایک خط نومسلم کا معرفت ملک محمد شریف صاحب منسلک ہے۔

جاوا مشن

ملک عزیز احمد صاحب اپنی رپورٹ مورخہ ۱۴/۴/۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں چار احباب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ تحریک جدید کے ۱۲۶ روپے کے وعدے ہوئے۔ ۲ اپریل کو ایک جلسہ کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ چند سوالات بھی ہوئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ الحمد للہ اچھا اثر ہؤا۔ انفرادی تبلیغ بھی کی۔ قرآن مجید اور دوسری کتب کا درس دیا۔

اور رپورٹ مورخہ ۱۹/۴/۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تین مردوں اور تین عورتوں نے بیعت کی۔ لوگوں کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔ بعض لوگوں کو گھر پر بھی جا کر تبلیغ کی گئی۔ ایک پبلک جلسے کا انتظام کیا ہے۔ اس کے لئے اشتہارات وغیرہ چھپ گئے ہیں۔

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز مولوی فاضل انچارج احمدیہ مشن سنگاپور ۱۶/۴/۳۹ کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ملایا کے نوجوانوں میں احمدیت کے متعلق دلچسپی ہو رہی ہے۔ اور ان پر یہ امر روز بروز واضح ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ غیر احمدی علماء ناحق احمدیہ جماعت پر فتویٰ کفر لگاتے ہیں۔ حالانکہ ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی محبت موجزن ہے۔ احمدیت کے اثر کے ماتحت ملائی قوم میں ایک غیر معمولی جرأت اور جوانمردی پیدا ہو رہی ہے۔ اور ان کی طبیعتیں انقلاب پذیر ہو رہی ہیں۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں متواتر چار روز تک شدید بارش ہوئی۔ لیکن موسم کی خرابی کے باوجود متعدد احباب کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔ مولوی عنایت اللہ صاحب شرالا نامی جہاز میں سوار ہو کر ۵ اپریل ۱۹۳۹ء کو ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب مشن کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظم مشن ہائے تبلیغ تحریک جدید)

عہدداران مقامی کی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ بقایا جات کی وصولی اور بجٹ کی رقم کو میعاد کے اندر پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر ہر دوست تہیہ کرے۔ کہ چندہ باقاعدہ وصول کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ بقائے رہ جاویں۔

ان چند ایام میں ہر بقایا دار دوست کے پاس با اثر احباب وفود کی صورت میں جائیں۔ اور بقایوں کی ادائیگی کے لئے زور دیں۔ تاکہ ان جماعتوں کے بجٹ سال تمام ہونے سے قبل پورے ہو جاویں۔ اور سال تمام کے بعد جو فہرست حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی برائے دعا پیش کی جائے گی۔ اس میں آپ کی جماعت کا نام بھی شامل ہو۔ (ناظر بیت المال)

تحریک جدید کا دواخانہ
معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے قوت ہاضمہ میں فتور آ چکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر جزوِ بدن بننے لگتی ہے دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک عہ/ ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ۔ زینت محل دہلی

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

بیعت کنندگان اندرونِ ہند از ۱/۴ تا ۱۵/۴ ۱۹۳۹ء

نمبر شمار	نام	ضلع
۱	عبد المجید صاحب	گورداسپور
۲	روشن بی بی صاحبہ	″
۳	عائشہ بیگم صاحبہ	″
۴	چودھری دلداد صاحب	″
۵	احمد علی صاحب	شیخوپورہ
۶	بشیر احمد صاحب	لاہور
۷	ادریس صاحب	بلگام
۸	کریم بی بی صاحبہ	لاہور
۹	منظور حسین صاحب	″
۱۰ و ۱۱	دو کس	گورداسپور
۱۲	عبد الرزاق صاحب	بیدر
۱۳	محمد فضل الرحمٰن صاحب	کلکتہ
۱۴	ایاز گل صاحب	کوہاٹ
۱۵	نذیر احمد صاحب	کیمل پور
۱۶	چودھری عبد الغفور صاحب	منٹگمری
۱۷	Helaluddin Khan	میمن سنگھ بنگال
۱۸	خوشی محمد صاحب	ہوشیارپور
۱۹	غلام نبی صاحب	ریاست خیرپور سندھ
۲۰	محمد اکبر صاحب	منظفر نگر یو۔پی
۲۱	محمد اکبر صاحب	گجرات
۲۲	گدھر صاحب	آگرہ
۲۳	راما صاحب	″
۲۴	لٹے صاحب	″
۲۵	جھینگرا صاحب	″
۲۶ تا ۳۰	دریائی صاحب مع اہل وعیال ۴ کس	″
۳۱ تا ۳۷	گوردیال صاحب مع سات کس	″
۳۸	اہل وعیال	
۳۹ تا ۴۳	جسونت صاحب	″
۴۴	سردار بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۴۵	محمد حسین شاہ صاحب (دستی)	ملتان
۴۶	غلام رسول صاحب (دستی)	سیالکوٹ
۴۷	محمد اسحاق صاحب	گورداسپور
۴۸	دین محمد صاحب	ریاسی ریاست جموں
۴۹	محمد اکبر خاں صاحب	″
۵۰	محمد ابراہیم صاحب	سیالکوٹ
۵۱	علی محمد صاحب	گورداسپور
۵۲	رحیم بی بی صاحبہ	″
۵۳	اقبال احمد خاں صاحب	″
۵۴	امداد الدین احمد صاحب	میمن سنگھ بنگال
۵۵	نور محمد صاحب	نئی دہلی

نمبر شمار	نام	ضلع
۵۶	نواب بی بی صاحبہ	ہوشیارپور
۵۷	محمد عبد اللہ صاحب	لائل پور
۵۸	محمد اسلم صاحب	″
۵۹	محمد اکرم صاحب	″
۶۰	سردار علی صاحب	گجرات
۶۱	دل افروز جان صاحبہ	کوہاٹ
۶۲	کرم الٰہی صاحب	سرگودہا
۶۳	عبد الرحمٰن صاحب	″
۶۴	محمد زمان صاحب	″
۶۵	محمد نواز صاحب	گوجرانوالہ
۶۶	جیوال بی بی صاحبہ	″
۶۷	نواب بی بی صاحبہ	″
۶۸	شکر بی بی صاحبہ	″
۶۹	مرید حسین صاحب	ڈیرہ غازیخاں
۷۰	امیر عالم صاحب	ہزارہ
۷۱	محمد شاہ صاحب	ریاسی
۷۲	محمد شریف صاحب	گورداسپور
۷۳	فضل دین صاحب	″
۷۴	غلام علی صاحب	″
۷۵	فضل الکریم صاحب	″
۷۶	بوٹا صاحب	″
۷۷	محمد علی صاحب	″
۷۸	محمد شریف صاحب	″
۷۹	ولیداد صاحب نمبردار	″
۸۰	حاکم الدین صاحب	″
۸۱	کریم بخش صاحب	″
۸۲	چراغ دین صاحب	″
۸۳	عباس علی صاحب	″
۸۴	اصغر علی صاحب	″
۸۵	مسمات اسیسٹر صاحبہ	لاہور
۸۶	اللہ دتا صاحب	گورداسپور
۸۷	فرزند علی صاحب	″
۸۸	محمد عالم صاحب	″
۸۹	امیر بیگم صاحبہ	پشاور
۹۰	سلیمان صاحب	بمبئی
۹۱	حیات بخش صاحب	راولپنڈی
۹۲	رجب علی صاحب	ٹپدہ بنگال
۹۳	علی صاحب	″
۹۴	برکت علی صاحب	گورداسپور
۹۵	شہاب الدین صاحب	ہوشیارپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

کی طرف سے جو تبلیغی کام ہورہا ہے۔ اسکی رپورٹیں بھی درج ہوتی ہیں۔

(۵) فاروق میں غیر ممالک کے تجارتی۔ مذہبی۔ اخلاقی۔ تمدنی۔ سیاسی۔ علمی۔ اقتصادی حالات اور ان کے عقائد و رسومات جو ہمارے ملک کے لئے بالکل نئے سے نئے ہوں گے۔ شائع ہوں گے۔

(۶) حسب گنجائش مخالفین کے اعتراضات کے جوابات نکلتے رہیں گے۔

(۷) صداقت اسلام و مسیح موعود علیہ السلام پر علمی مضامین لکھے جائیں گے۔

(۸) ان سب سے علاوہ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے یہ انتظام بھی کیا ہے۔ کہ فاروق میں وہ فتوے جو قادیان کے محکمہ افتاء سے احمدی دوست حاصل کرتے رہتے ہیں۔ درج ہوتے رہیں۔

(۹) فاروق میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ فیصلہ جات جو حضور ایسے مقدمات کے فرماتے ہیں۔ جو حکومت وقت یا پولیس کی دست اندازی کے قابل نہیں۔ اور آئندہ آنے والوں اور موجودہ احمدیوں کو ان کا علم ہونا ضروری ہے۔ ایسے تمام اہم فیصلہ جات خلافت کو شائع کرنے کا انتظام بھی کر لیا ہے۔

(۱۰) میرا یہ بھی مصمم ارادہ ہے۔ خدا جلد پورا کرے۔ کہ فاروق کا چندہ ڈھائی روپیہ سے بھی کم کر کے دو روپیہ تک کر دیا جاوے۔ مگر اس کے لئے احباب کی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر دو ہزار خریدار فاروق کے ہو جائیں۔ تو انشاء اللہ میں اس کا چندہ دو روپیہ سالانہ کر دوں گا۔ یہ احباب کی کوشش پر منحصر ہے

(۱۱) فاروق کے صفحات بھی میں جو اس وقت ۱۲ ہوتے ہیں۔ حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ۱۶-پھر ۲۰- پھر ۲۴ تک کر دوں گا۔ مگر اس وقت جبکہ فاروق کے لئے تجارتی اشتہارات احباب بہم پہنچائیں۔ اور دو ہزار سے اوپر اس کے خریدار ہو جائیں۔

(۱۲) فاروق میں نئے بیعت کرنے والوں کے نام بھی شائع ہوتے ہیں۔ جس سے ترقی سلسلہ کا علم ہوتا ہے۔

یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ میں مایوس نہیں ہوں۔ یقین واثق رکھتا ہوں۔ کہ خدا ضرور اپنے مقرر کردہ خلیفہ ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارادوں اور منشاء کو پورا کرے گا۔ کہ فاروق کثرت سے جماعت میں پھیل جائیگا۔

قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

مگر مبارک ہیں وہ دوست جو حضور کے منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

الفضل کا خطبہ نمبر

مجھے حیرت ہوئی۔ کہ مینیجر صاحب الفضل نے بھی صرف خطبہ نمبر کا چندہ چار روپیہ سے گھٹا کر ڈھائی روپیہ سالانہ کر دیا ہے۔ حالانکہ ان کو اس میں نقصان ہوتا ہے۔ تاہم یہ رعایت اگر اس وقت کر دی جاتی۔ جبکہ حضرت امیر المؤمنین نے فاروق کے متعلق ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ کا منشاء ظاہر فرمایا تھا۔ تو نہایت ہی مبارک ہوتا۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملتا۔ کہ فاروق کو دیکھ کر مینیجر صاحب الفضل نے الفضل کے خطبہ نمبر کا ڈھائی روپیہ چندہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ اب ہر شخص یہی کہتا ہے۔ کہ فاروق کی وجہ سے ہی الفضل نے اڑھائی روپیہ کر دئے ہیں۔ خیر کچھ بھی ہو۔ اب مینیجر صاحب الفضل کو اور بھی ایک قدم اٹھا کر روزانہ الفضل کا بھی اسی نسبت سے چندہ کم کر کے خریداران روزنامہ کو بھی اس رعایت سے مستفید کرنا چاہیئے۔ قبل اس کے کہ روزانہ الفضل کے خریدار اپنے اس حق کا مطالبہ کریں کہ ہمیں بھی بجائے پندرہ روپیہ کے خطبہ نمبر کی نسبت سے عـ۵ سالانہ کر دیئے جائیں۔ مینیجر صاحب الفضل خود ہی ان کے حق کو ادا کر دیں۔ تو نہایت موزوں ہوگا۔ ورنہ یہی سمجھا جائیگا کہ فاروق کی وجہ سے ہی الفضل نے خطبہ نمبر کے چار سے ڈھائی روپیہ کئے ہیں۔

معاصرانہ شکوہ

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے فاروق کا تحریک جدید نمبر ملاحظہ فرما کر اتنا بھی گوارا نہ کیا۔ کہ دو سطر کا ریویو الفضل میں لکھ کر فاروق کے ایڈیٹر کو شکریہ کا موقعہ بخشتے۔ اسلئے مجھے ان سے معاصرانہ دوستانہ شکوہ ہے۔ کیونکہ یہ معت کرم داشتن والا معاملہ تھا۔ اگر آپ دو چار سطریں فاروق کے خاص نمبر پر رقم فرما دیتے۔ تو آپ کے شان کے خلاف نہ ہوتا۔ بلکہ فراخ دلی کا ثبوت ہوتا۔ اور مجھے شکایت کا موقعہ نہ ملتا۔ (ایڈیٹر)

جنرل سروس کمپنی۔ تعمیر عمارت۔ مرمت اور سفیدی وغیرہ کا کام ٹھیکہ اور کمیشن پر ہوتا ہے۔ زمین کی خرید و فروخت۔ نقشہ جات سروے کا کام۔ وصولی کرایہ مکانات معمولی کمیشن پر ایک اوورسیر کی۔ اور بجلی کی فٹنگ وغیرہ کا کام ایک سپروائزر کی زیر نگرانی کرایا جاتا ہے۔ احباب کمپنی کی خدمت سے فائدہ اٹھاویں۔ اس وقت بھی چند باموقع قطعات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں۔

(مینیجر کمپنی)

وصیتیں

ع۵۳۵۳۔ منکہ محمد دین ولد اللہ دتا قوم مانگٹ پیشہ موچی عمر قریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۸ء ساکن موسی والا ڈاکخانہ دھامو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ڈسکہ میں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت چار روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: محمد دین بقلم خود۔ گواہ شد فتح محمد بقلم خود سکرٹری۔ گواہ شد بڈھے شاہ پریذیڈنٹ نشان انگوٹھا۔

ع۵۳۵۹۔ منکہ حکیم محمد صدیق ولد حکیم تاج الدین قوم آرائیں پیشہ حکمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۲۷ء ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس اس وقت مبلغ عـ۵ نقد ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد قریباً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: حکیم محمد صدیق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہدرہ۔ گواہ شد خیر دین بقلم خود چک نمبر ۴/۳۸ بھرت ڈاکخانہ بنگلہ مسانیاں ضلع لائل پور۔ گواہ شد عبد الکریم بقلم خود سکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور۔

درد گردہ یا گردہ کی پتھری

یہ دونوں نام دراصل ایک ہی بیماری کے ہیں۔ جب گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو صرف پیدا ہو جانے سے چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ہاں اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گردوں کی جگہ پر ذرا بوجھ سا ہے۔ (گردوں کا مقام کمر سے ذرا اوپر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقعہ ہے) جن کے گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یا کبھی کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ یعنی پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو کمر میں درد بھی رہتا ہے۔ گرم اور ترش چیزیں یعنی گوشت سرخ مرچ اچار وغیرہ کھانے سے اور گرم موسم میں سفر کرنے سے پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور بعض کو ریت سی چیز پیشاب میں خارج ہوتی ہے۔ لیکن جب پتھری سے چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر پیشاب کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ شدت سے درد ہوتا ہے جو برداشت سے باہر ہوتا ہے۔ اسی کا نام درد گردہ یا قولنج گردہ ہے۔

علاج:۔ ڈاکٹروں میں تو یہی مشہور ہے۔ کہ اپریشن سے پتھری نکال دی جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جان کا خطرہ اور اور خرچ زیادہ۔

ہمارا طرز علاج:۔

"پتھری توڑ عـلـ"

یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو اس بیماری کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے استعمال سے پتھری گھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اور گردے بالکل خالی ہو جاتے ہیں یہ دوا تلخ اور بدمزا نہیں۔ قدرے نمکین ہے۔ جو آسانی سے کھائی جاتی ہے۔ تین ماہ تک کھانی چاہیئے۔ تین ماہ کی دوا کی قیمت چھ روپے ہے۔ اور اگر قبض بھی ہو۔ تو "قبض کشا گولیاں عـ" کا استعمال کریں۔ ۶۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ

دواخانہ و مطب حکیم مولوی نظام الدین مبلغ ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

ولادت:۔ میرے عزیز منشی محمد عمر صاحب محرر دفتر چیف کمشنر بہادر دہلی کے گھر میں ۷ جنوری سنہ ۳۹ء کی شب میں بروز ہفتہ دوسری لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام امۃ القیوم رکھا گیا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین اور صالحہ خادمہ دین بنا دے۔ اور عمر و صحت عطا فرما دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۵۳۶۲ع ۔ منکہ محمد رشید ولد جلال الدین قوم نو مسلم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء ساکن لال سنگھ والا چک ۲۲۰ ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے۔

العبد:۔ (شیخ) محمد رشید احمدی ملازم گنیش فلور ملز شہر لائل پور بقلم خود۔ گواہ شد۔ چودھری بشیر احمد حقانی ایل۔ ایل بی پلیڈر لائل پور۔ گواہ شد فیض احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔

۵۳۵۷ع ۔ منکہ محمد افضل خاں خورشید ولد الہ بخش قوم مغل عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۸/۳/۳۸ ساکن بکھو کے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک حال محلہ ریتی چھلہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار کا ایک رہائشی مکان کا ایک حصہ جو کمترین کو والدہ کی طرف سے ملا تھا۔ مالیتی یکصد روپیہ واقع بکھو کے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کو قرار دیتا ہوں۔ کمترین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ادا کرتا رہے گا۔ جو عہ ماہوار ہے اگر کمترین کے مرنے کے بعد کمترین کی اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:۔ محمد افضل خاں خورشید۔ گواہ شد محمد لطیف مستری۔ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین جنرل محصل بیت المال۔

۵۳۶۳ع ۔ منکہ محمد اسماعیل ولد منشی ہاشم علی صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ وکالت عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ضلع پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

اراضی زرعی للعہ بیگھہ بارانی واقعہ رقبہ سنور جس میں منقر کا ۱/۸ حصہ ہے۔ و نیز حویلی پختہ و خام جس میں ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ جس کی کل قیمت والد صاحب مرحوم موصی کی وصیت کی ادائیگی کے وقت منظور ہوئی تھی۔ وہ چھ سو روپیہ تھی۔ اس کے ۱/۲ حصہ کی جائیداد جو میرے حصہ میں آئی وہ تین سو روپیہ کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ اراضی زرعی رہن باقبضہ بھی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) منجانب جمالا آرائیں سکنہ سنور ۱۲ بیگھہ بارانی بعوض ایک سو پچاس روپیہ (۲) منجانب علی حسن و قطب الدین مرحوم منجملہ للعہ بیگھہ کا ۳/۸ حصہ بعوض تین سو روپیہ (۳) منجانب نذیر محمد ۱/۲ ۴ بیگھہ بارانی بعوض دو سو روپیہ (۴) مکان خام موہوبہ منجانب کیسر آرائیں۔ قیمتی ۹۵/-/- روپے واقع آبادی سنور (۵) اراضی سکنی سفید واقع محلہ کانسیاں بعوض ایک سو بیس روپیہ (۶) سفید ٹکڑا اراضی ۳۰ عہ واقع محلہ دارالبرکات ایک کنال قیمتی دو سو پچاس روپیہ۔ اسی طرح کل جائیداد غیر منقولہ کی قیمت مع زر رہن ایک ہزار چار سو پندرہ روپیہ ہوتے ہیں۔ لیکن پانسو روپیہ زر مہر زوجہ ام میرے ذمہ قابل ادائیگی ہے۔ اور سات سو ستاسی روپیہ آٹھ آنہ کا اس وقت میں مقروض ہوں گویا کل رقم میرے ذمہ بارہ سو ستاسی روپیہ آٹھ آنہ قابل ادائیگی ہے۔ اس طرح ایک سو ستائیس روپیہ آٹھ آنہ کی جائیداد غیر منقولہ قابل وصیت ہے مگر میرے پاس اس وقت سات سو دس روپیہ نقد پٹیالہ سٹیٹ بنک میں جمع ہیں۔ گویا یہ کل رقم آٹھ سو سینتیس روپیہ آٹھ آنہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ یہ رقم تراسی روپیہ بارہ آنہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ ورنہ میرے ورثاء پر لازم ہوگا کہ رقم مذکورہ میری جائیداد سے ادا کریں۔ اگر پوری رقم داخل نہ کر سکا۔ تو جس قدر بھی رقم میں داخل خزانہ کروں گا۔ اسکی رسید حاصل کر لوں گا۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ لکھ دیئے تاکہ سند ہوں۔ اور بوقت ضرورت کام آویں۔ مکرر آنکہ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ وکالت کا کام شروع ہونے پر جو آمد بھی مجھے ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔

(نیشنل رجسٹرڈ) سرمہ نور (رجسٹرڈ) قیمت ۶ ماشہ ایک روپیہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا نسخہ اور حضور ہی کے مبارک اور بابرکت نام سے وابستہ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء۔ عوام الناس اور قادیان کی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔
پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ خارش۔ پانی بہنا۔ سرخی وغیرہ

اور جملہ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ثابت ہو چکا ہے۔

نوٹ:۔ منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجکر آرڈر دینے والوں کو محصول ڈاک کی بچت ہوگی۔

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

مرض ذیابیطس کی — زود اثر کیمیاوی دوا

الذیابیطس!

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس سلس البول بول الدم میں مبتلا ہے۔ یا کسی بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے۔ تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا کرشمہ دیکھئے گا۔ جس کے تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی پیشاب کی حاجت ہونا۔ پیشاب میں شکر یا کسی دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ گھٹنوں۔ پنڈلیوں میں درد عام۔ بدن میں خشکی وغیرہ عوارض مرض قطعی دور ہو کر گردہ و مثانہ اور جگر کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اسکی صداقت میں صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے۔ کہ اس کا نمونہ منگا کر تجربہ کیجئے گا۔ اگر چوبیس گھنٹے میں حسب تحریر دوا اپنا سحری اثر کر کے پیشاب اور پیاس کے دوروں میں بیحد کمی نہ کرے۔ تو حلفیہ تحریر کرنے پر نمونہ کی قلیل اجرت ۸/ ادا واپس کر دی جاویگی۔ قیمت ۲ خوراک ۲۱ یوم چھ روپیہ۔ نمونہ صرف ۸/ ۱ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

بلا نشتر — **فوتہ بڑھ جانے کی اکسیر دوا** — بلا آپریشن

نشتر یا آپریشن کی تکلیف سے پہلے اس دوا کو استعمال کیجئے گا۔ جو امراض فوتہ میں خواہ فوتہ میں کوئی تکلیف ہو۔ یعنی فوتہ بڑھ گیا ہو۔ چوٹ لگ گئی ہو۔ آبی ہو یا بادی۔ لحمی ہو یا ریاحی۔ آنت اترتی ہو۔ ریاح غوں غوں بولتی ہو۔ بلا تکلیف کے فائدہ ہوگا۔ ناقص مادہ پسیج پسیج کر رفع ہو جاویگا۔ غرضیکہ یہ دوا امراض فوتہ میں بیحد مفید ہے۔ سینکڑوں لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تین دن میں یہ دوا اپنا اثر کرتی ہے۔ مگر سات یوم تک مسلسل دوائی کا استعمال ضروری ہے۔ ترکیب آسان ہے۔ قیمت فی پیکٹ تین روپے (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ نقالوں سے ہوشیار رہیئے گا۔ کیونکہ سوائے ہمارے یہاں کے اور جگہ نہیں مل سکتی ہے۔ برسوں سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دیگر امراض مخصوصہ خواہ عورتوں کو ہو۔ یا مردوں کو خطوط کے ذریعہ بیحد مجرب دوا ارسال ہوگی۔

پتہ:۔ مطب حکیم ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) متھرا (یو۔ پی)